خدا کی راہ میں خرچ کیے ہوئے مال کو ضائع نہ سمجھو۔ (حضرت امام حسن علیہ السلام)

انفاق فی سبیل اللہ

نسیم عباس

زیر اہتمام

مکتبہ انوار الثقلین

بمقام اٹھر

تحصیل پنڈ دادنخان (ضلع جہلم)

"انفاق فی سبیل اللہ"

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ:- "تم ہرگز نیکی تک نہیں پہنچ سکتے مگر یہ کہ جو چیز تمہیں پسند ہو اسے راہ خدا میں انفاق کرو"

یہ آیت اپنے اندر زبردست تربیتی پروگرام لئے ہوئے ہے۔ یہ آیت کریمہ لوگوں کو گرانقدر اور اہم چیزوں کے راہِ خدا میں انفاق کا حکم دیتی ہے۔

اپنا روندا کاری کا درس دیتی ہے۔ دوسروں پر قربانی کا جذبہ عطاء کرتی ہے اور انسان کی اس سطح پر پرورش کرتی ہے کہ جب انسان انفاق کر رہا ہو تو معمولی اور کم قیمت چیز کو انفاق نہ کرے نہ بلکہ وہ یہ دیکھے کہ مجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے کسی چیز کی طرف مجھے میلان و رغبت ہے لہذا یہ آیت انسان کو اپنی محبوب ترین اور قیمتی ترین اشیاء کو راہِ خدا میں انفاق کر نیکی ترغیب و تشویش دلاتی ہے۔ غریبوں کی مدد، بے نواؤں کا سہارا اور مفلوک الحال لوگوں کی حمایت جیسے اہم امور کی طرف توجہ مبذول کراتی ہے۔ یہ آیت مجیدہ کم ہمت، کوتاہ فکر اور تنگ نظر لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے کثافت، بدبختی پستی اور ذلت کی زنجیروں کو توڑنے کا حکم لگاتی ہے۔ مسلمانوں کی ارواح کا حق عطاء کرتی ہے۔ بہادری اور جوانمردی کو معاشرے میں رواج دیتی ہے، اس آیت کی رو سے کم قیمت اور معمولی چیزوں کا انفاق کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا جو چیز قابل اہمیت ہے وہ جوانمردی، بلند ہمتی وسعت قلب ونظر ہے۔ اور یہی صفت انسان کو اعلیٰ مرتبہ اور رفیع مقام پر فائز کرتی ہے اور انسانی روح کو مرتبہ کمال تک پہنچاتی ہیں پھٹے پرانے لباس یا پیوندار لباس کو یا شب کو بچی کھچی، غذا کو خواہ خدا کی راہ میں انفاق کر بھی دیا جائے تو روح درجہ کمال کی طرف نہیں بڑھتی اور نہ ہی یہ انسان کو معنوی ترقی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس انفاق سے نہ تو تربیت ہوتی ہے اور نہ ہی راہِ کمال کی طرف راہنمائی۔ پس جتنی عمدہ چیز کو راہ حق وحقیقت میں انفاق کیا جائے اتنا ہی زیادہ اثر انسان کی رُوح پر ہوتا ہے اور خدا کے نزدیک بھی اس چیز کا عظیم اجر ہے عمدہ اور قیمتی اشیاء کا انفاق انسان کی شخصیت کو رشد عطاء کرتا ہے اور اسلامی اصولوں پر عمل کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

آیۂ انفاق اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

سید المرسلین ﷺ کی دختر نیک اختر جناب حضرت فاطمۃ الزہرا جو صفات میں طاہرہ بھی ہیں اور صدیقہ بھی راضیہ بھی اور مرضیہ بھی۔ یہ وہ شہزادی ہیں کہ جن کی تربیت قرآن کی آیات سے ہوئی۔ آپؑ نے نبوت کی گود میں پرورش کی۔ صدیقہ طاہرہ جناب زہراؑ کی رخصتی کا وقت قریب آ پہنچا ابھی یہ طے ہو رہا تھا کہ سیدہ نساء العالمین کو باپ کے گھر سے شوہر کے خانہ مبارک پر کیسے لے جایا جائے۔ پیغمبر خاتم رسول اکرم ﷺ اپنی پیاری دختر کے لئے ایک عمدہ اور بہترین لباس لائے تاکہ سیدہ کونینؑ وقتِ رخصت نئے لباس میں ملبوس ہوں چونکہ باپ کے گھر سے سیدہ پیوند لگا لباس زیب تن کئے ہوئے تھیں۔ اتفاق سے اسی شب کسی سائل نے درِ زہراؑ پر آ کر دستک دی اور اپنی تنگدستی اور مفلسی کا اظہار کیا اور کہا خانۂ عصمت و نبوت سے پرانے لباس کا سوال ہے۔ جناب فاطمہؑ نے پہلے تو وہی پیوند شدہ لباس دینا چاہا لیکن پھر قرآن کا بیان اور خدا کا فرمان یاد آیا کہ

لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون

لہذا جناب سیدہؑ نے اپنا عروسی جوڑا اس فقیر کو دے دیا اور خود وہی پرانا اور پیوند لگا لباس زیب تن فرما لیا، کہتے ہیں کہ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ جبرائیل امینؑ نازل ہوئے اور پیغمبر اسلام ﷺ سے کہا خداوند آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے اور مجھے حکام الٰہی ہے کہ سیدہ النساء العالمین کی بارگاہ میں سلام عرض کروں اور سُندس کا سبز لباس منجانب خدا ہدیہ پیش کروں۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے جناب سیدہؑ کی خدمت میں سلام پہنچایا اور ساتھ ہی جبرائیلؑ کا لایا ہوا لباس بھی آپؑ تک پہنچا دیا۔ جناب سیدہؑ نے وہ لباس لے کر رکھ لیا۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ پر آیت شریفہ کا اثر:

حضرت ابوذر غفاریؓ کے ہاں ایک شخص بطور مہمان آیا، بھائی آپکا آنا مبارک، میں کچھ مصروف ہوں آپ خود میرے اونٹوں میں سے ایک بہترین اونٹ کو پکڑ لائیں مہمان چراگاہ میں پہنچا اور اونٹوں میں جو سب سے زیادہ ضعیف اور لاغر تھا اسے پکڑ کر لے آیا۔ ابوذرؓ نے کہا آپ اس کمزور اور لاغر اونٹ کو کیوں لائے، کیا اس

سے بہتر کوئی اونٹ نہ تھا؟ مہمان نے کہا اس سے اچھے اور صحت مند اونٹ بھی تھے لیکن میں نے وہ آپ کی مشکل میں کام آنے اور بُرے وقت میں سہارا بننے کیلئے چھوڑ دیئے ہیں۔

ابوذرؓ نے کہا۔ **ان یوم حاجتی الیه الیوم اوضع فی حقرتی مع ان الله یقول لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون۔**

ترجمہ:- میری ضرورت اور مشکل کا دن اور میرے اوپر بُرا وقت اس بروز ہوگا جب مجھے قبر کی تاریکی میں اتار دیا جائیگا۔ علاوہ ازیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون۔** پھر ابوذر غفاریؓ کے کہنے پر اونٹوں میں سے بہترین اونٹ کو لایا گیا اور ابوذرؓ نے اس اونٹ کو رضائے الٰہی کی خاطر مہمان کی ضیافت اور خاطر تواضع کیلئے ذبح کیا اور اپنے مہمان کی اپنی محبوب شے سے مہمان نوازی کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس و الله یحب المحسنین** (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۴)

ترجمہ:- پرہیزگار وہ لوگ ہیں جو خوشحالی اور آسودگی میں بھی راہِ خدا میں انفاق کرتے ہیں اور فقر وتنگدستی کے عالم میں بھی انفاق کرتے ہیں وہ لوگ غصہ پی جانیوالے اور (لوگوں کی) خطاؤں سے درگزر اور چشم پوشی کرنیوالے ہیں۔ خدا احسان کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

یہ آیت شریفہ تمام انسانوں کو بہترین اخلاقی دستور العمل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ شرافت مندانہ زندگی گزارنے اور زندگی کے مختلف مراحل میں کامیابی سے ہمکنار کرنیکا تربیتی پروگرام اس آیت کے اندر موجود ہے لوگوں کے ساتھ بہترین معاشرت، سعادت، خوش بختی اور انسانی کمال کو بیان کرتی ہے۔

اس آیت کے اثر اور برکت سے انتقام جوئی، حسد وبغض جیسی بڑی بڑی دیواریں دھڑام سے گر پڑتی ہیں اور پھر رحمت ونشاط اور امن وامان کا لوگوں میں دور دورہ ہو جاتا ہے۔

نسیم عباس کے دیگر کتابچے

ایذا رسانی قرآن و اھلبیتؑ کی نظر میں

آزمائش

فرامین حضرت امام علی رضا علیہ السلام

کامیابی اور نجات کیسے ممکن ہے؟

خواہشات نفسانی قرآن کی نظر میں

صبر و شکر

ہم سب مجرم ہیں؟

انفاق فی سبیل اللہ

استحکام پاکستان کے تقاضے

صِلہ رحم

شیطان کا انٹرویو

پستی کے عمیق گڑھوں میں گرنے کے اسباب

دہشت گردی کی نرسریاں دینی مدارس۔۔۔۔۔۔۔؟

مکتبہ انوار الثقلین بمقام اتھر

تحصیل پنڈ دادنخان (جہلم)